خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

سوموار 29 نومبر 2021ء | 23 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 29 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:283

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۱﴾

(النور:31)

ترجمہ: مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(بخاری، کتاب الایمان باب اُمُورِ الاِیمَانِ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

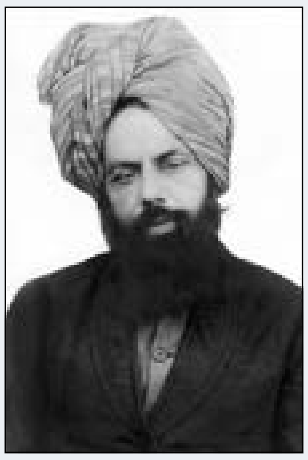

غضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پھر اپنے آپ کو باحیا بنانا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جس طرح اپنے آپ کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے اس طرح احتیاط سے ڈھانپ کر رکھنا چاہئے۔ زینت ظاہر نہ ہو۔ حیا کا تصور ہر قوم میں اور ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی لڑکی کو کسی احمدی بچی کو کبھی متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں، لباس، فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ اسلام عورت کو باہر پھرنے اور کام کرنے سے نہیں روکتا اُس کو اجازت ہے لیکن بعض شرائط کے ساتھ کہ تمہاری زینت ظاہر نہ ہو۔ بے حجابی نہ ہو۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب رہنا چاہئے۔ دیکھیں قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں بیان فرمایا ہے کہ جب وہ اُس جگہ پہنچے جہاں ایک کنویں میں تالاب کے کنارے بہت سے چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک طرف دو لڑکیاں بھی اپنے جانور لے کے بیٹھی ہیں تو انہوں نے جب اُن سے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے تو لڑکیوں نے جواب دیا کیونکہ یہ سب مرد ہیں اس لئے ہم انتظار کر رہی ہیں کہ یہ فارغ ہوں تو پھر ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں۔ تو دیکھیں یہ حجاب اور حیا ہی تھی جس کی وجہ سے اُن لڑکیوں نے اُن مَردوں میں جانا پسند نہیں کیا۔ اس لئے یہ کہنا کہ مَردوں میں mix up ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے یا اکٹھی gathering کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ علیحدگی فضول چیزیں ہیں۔ عورت اور مرد کا یہ ایک تصور ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے ایک احمدی عورت کو اُسے اور چمکانا چاہئے، اُسے اور نکھارنا چاہئے، پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہئے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے تعلیم بھی بڑی واضح دے دی ہے اس لئے بغیر کسی شرم کے اپنی حیا اور حجاب کی طرف ہر احمدی عورت کو ہر احمدی بچی کو ہر احمدی لڑکی کو توجہ دینی چاہئے۔‘‘

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 20/ نومبر 2005۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 22/ مئی 2015ء)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- نصرت الٰہی (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

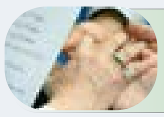

دربارِ خلافت

ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں (حدیث نبویؐ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

یہ جلسے ایک احمدی کے لئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے چاہئیں کیونکہ ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کے لئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہونا، اُس کی رضا کے حصول کے لئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑا کھول کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے منعقدہ مجالس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں، اُس کی جنتوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ جب صحابہ نے اس بارے میں وضاحت چاہی کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 86حدیث 3510)

پس جن مجلسوں سے جنت کے باغوں کے راستے ملیں وہ یقیناً برکتوں والی مجالس ہوتی ہیں۔ اور ہمارے جلسوں کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے کی باتیں سنیں، دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ ہو اور اس کے حصول کے طریقے بھی سیکھیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا کریں۔ اور پھر یہ نیکیوں کی طرف توجہ، حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار بناتے ہوئے ہماری زبانوں کو اُس کے ذکر سے تَر کرتے ہوئے جنت کے باغوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے بلکہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی وجہ سے جس کا حق ادا کیا جا رہا ہو، وہ جب دیکھتا ہے کہ ادائیگی حقوق کی توجہ اس مجلس کی وجہ سے ہو رہی ہے تو جس کا حق ادا کیا جا رہا ہو، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتا ہے اور یہی مومنین کی مجالس اور آپس کے تعلقات اور خدا تعالیٰ کی شکر کی ادائیگی کا حال ہونا چاہئے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس روح کے ساتھ یہاں آتے ہیں، اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور نتیجتاً نہ صرف اپنے لئے جنت کے باغوں کے دروازے کھولتے ہیں بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کی وجہ سے دوسروں کے لئے بھی جنت کے باغوں میں چَرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور پھر مزید برکتوں کے سامان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ایک مومن بنتا ہے کیونکہ دوسروں کو نیکی کا راستہ دکھانے والا یا کسی پر نیکی کر کے اُسے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی طرف توجہ دلانے والا بھی اُسی قدر نیکی کے ثواب کا مستحق بن جاتا ہے جتنا نیکی کرنے والا۔ گویا ایک نیکی نیک نتائج کی وجہ سے کئی گنا نیکیوں کا ثواب دلوا کر پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بناتی چلی جاتی ہے۔

پس یہ ہے ہمارا پیارا خدا جو نیکیوں کو سینکڑوں گنا، ہزاروں گنا پھل لگاتا ہے اور اپنے بندے کی بقیہ صفحہ 12 پر

نصرت الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خَسِ رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

غرض رکتے نہیں ہر گز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ 114 مطبوعہ 1880ء)

آج کی دعا

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿ۙ۲۶﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿ۙ۲۷﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿ۙ۲۸﴾ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۪۲۹﴾ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَہۡلِیۡ ﴿ۙ۳۰﴾ ہٰرُوۡنَ اَخِی ﴿ۙ۳۱﴾ اشۡدُدۡ بِہٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿ۙ۳۲﴾ وَ اَشۡرِکۡہُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿ۙ۳۳﴾ کَیۡ نُسَبِّحَکَ کَثِیۡرًا ﴿ۙ۳۴﴾ وَّ نَذۡکُرَکَ کَثِیۡرًا ﴿ؕ۳۵﴾ اِنَّکَ کُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا ﴿۳۶﴾

(طٰہٰ:26تا36)

ترجمہ: اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھ سکیں اور میرے لئے میرے اہل میں سے میرا نائب بنا دے۔ ہارون میرے بھائی کو۔ اس کے ذریعے میری پُشت مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔ تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں اور تجھے بہت یاد کریں۔ یقیناً تُو ہمارے حال پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ قرآنِ مجید کی دعوت الیٰ اللہ (تربیت و تبلیغ) میں کامیابی کی اور مشکلات دور ہونے کی دعائیں ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آپؑ نے مندرجہ بالا الفاظ میں خدا سے درخواست اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دعا کو قبول فرمایا اور حضرت ہارونؑ علیہ السلام کو آپ کا مددگار بنایا، آپ کا سینہ کھولا اور آپ کی زبان کو اپنی جناب سے خاص تاثیر بخشی تا آپؑ فرعون کے سامنے خدائے واحد کا پیغام بتمام وکمال پہنچا سکیں۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

☆…حضرت عمرؓ کو جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو بچوں کی تربیت اور اُن کی عقلوں کو تیز کرنے کے لیے اُن کو بھی بلاتے اور مشورہ لیا کرتے
☆…حضرت عمرؓ بیت المال کے اموال کی حفاظت اور نگرانی میں بہت احتیاط اور مذہبی اُمور میں اسلامی تعلیم کا حد درجہ خیال رکھتے تھے
☆…حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال یا دولت دی عزت دی رتبہ دیا مگر وہ اسلامی تعلیم سے غافل نہیں ہوئے
☆…حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص خلفائے راشدین کی عظمت سے انکار کرتا ہے مجھے اس کے بد انجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/ نومبر 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت صہیب احمد صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے دربار میں قرآن کریم کا علم رکھنے والوں کا بڑا مقام تھا چاہے وہ نوجوان ہوں یا بڑے۔ حُر بن قیس حضرت عمرؓ کے قریب بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حُر بن قیس کی سفارش پر حضرت عمرؓ کے دربار میں پیش ہو کر کہا کہ آپؓ انصاف کے ساتھ ہمیں مال نہیں دیتے۔ حضرت عمرؓ ناراض ہو کر کچھ کہنے ہی والے تھے کہ حُر نے فوراً عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خُذِ الۡعَفۡوَ وَ اۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ۔ یعنی عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔ اور یہ عیینہ جاہلوں ہی میں سے ہے۔ حضرت عمرؓ وہیں رک گئے کیونکہ حضرت عمرؓ کتاب اللہ کو سن کر رک جاتے تھے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ اسی ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک امیر کو سزا دینے کی خاطر جلاد کو بلایا تو ایک دس سال کا لڑکا پکار اُٹھا۔ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاهِلِيۡنَ۔ هٰذَا مِنَ الۡجَاهِلِيۡنَ۔ حضرت عمرؓ کا چہرہ زرد ہو گیا اور وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمرؓ بچوں کی تربیت اور اُن کی عقلوں کو تیز کرنے کے لیے اپنے دربار میں اُن کو بھی بلاتے اور اُن سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ بیت المال کے اموال کی حفاظت اور نگرانی میں بہت محتاط ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپؓ کو ایک گلاس دودھ دیا آپؓ نے پیا اور پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا۔ بتایا گیا کہ یہ زکوٰۃ کے اونٹوں کا ہے۔ آپؓ نے زکوٰۃ کا مال پینے سے انکار کر کے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر کے اُس کو نکال دیا۔ ایک مرتبہ آپؓ کی بیماری کے لیے شہد تجویز کیا گیا جو کہ بیت المال میں موجود تھا لیکن آپؓ نے لوگوں کی اجازت کے بغیر اُسے لینا حرام قرار دیا۔ ایک دوپہر شدید گرمی میں پیچھے رہ جانے والے دو اونٹوں کو خود ہانک کر چراگاہ میں لے گئے کہ کہیں گم نہ ہو جائیں اور حضرت عثمانؓ کو فرمایا کہ یہ میرا کام ہے میں ہی کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال دیا دولت دی عزت دی رتبہ دیا مگر وہ اسلامی تعلیم سے غافل نہیں ہوئے۔ سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک یہودی اور مسلمان کی لڑائی میں یہودی کے حق پر ہونے کی وجہ سے اُس کے موافق فیصلہ کیا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاصؓ کے بیٹے نے مصر کے ایک شخص کو دوڑ میں آگے نکلنے پر کوڑے مارے تو اُسی مصری شخص سے حضرت عمرو بن عاصؓ کے بیٹے کو کوڑے لگوائے۔ ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر ہم آپؓ میں ٹیڑھا پن دیکھیں گے تو اُسے اپنی تلواروں سے سیدھا کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس امت میں ایسا آدمی بھی ہے۔ ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب سے مجھے آگاہ کرے۔

حضرت عمرؓ مذہبی اُمور میں اسلامی تعلیم کا بھی حد درجہ خیال رکھتے تھے۔ فتح اسکندریہ کے بعد جنگی قیدیوں کو مکمل آزادی دی گئی کہ اگر اسلام قبول کیا تو اُن کے حقوق و فرائض مسلمانوں جیسے ہوں گے اور جو اپنے مذہب پر قائم رہے گا اُس پر جزیہ مقرر ہو گا۔ اس پر بہت سے قیدی مسلمان ہو گئے۔ ایک مرنے کے قریب ضرورت مند بوڑھی نصرانی عورت کو اسلام کی دعوت دی اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے توبہ کی کہ کہیں اُس کی مجبوری اُسے مسلمان بنانے کے مترادف نہ ہو جائے۔ اپنے ایک عیسائی غلام اَشَق کو مسلمان ہونے کا کہا تو اُس نے انکار کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا لَاۤ اِكۡرَاهَ فِي الدِّيۡنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں اور اپنی وفات کے قریب اُس کو آزاد کر دیا۔

حضرت عمرؓ جانوروں پر بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ ایک اونٹ کی پشت پر زخم دیکھا تو کہا کہ تیرے بارے میں اللہ کی باز پُرس سے ڈرتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک غلام ایک سواری کو چار میل تک دوڑا کر مچھلی خرید لایا تو آپؓ نے اُس کی سواری کے پسینہ کو دیکھ کر مچھلی چکھنے سے انکار کر دیا کہ میرے لیے ایک جانور کو تکلیف میں مبتلا کر دیا۔

بعض بزرگان بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ کسی مسئلے میں اختلاف کریں تو دیکھو کہ حضرت عمرؓ نے اس معاملے میں کیا کیا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ بغیر مشورہ کے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ حضرت قبیصہ بن جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؓ سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا، اللہ کے دین کو سمجھنے والا اور درس و تدریس کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت حسن بصریؒ نے کہا جب تم اپنی مجلس کو خوشبودار بنانا چاہو تو حضرت عمرؓ کا بہت ذکر کرو۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں شیاطین جکڑے ہوئے تھے جب آپؓ شہید ہوئے تو شیاطین زمین میں کودنے لگے۔ علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ آپؓ اسلامی خصوصیات کی عکاسی کرنے والے اشعار پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عشقیہ اشعار میں شریف عورتوں کا نام لانے کی رسم کو مٹا دیا اور اس کی سخت سزا مقرر کی۔

حضرت عمرؓ کے فضائل اور مناقب کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں حضرت عمرؓ کو ملیں کیونکہ حضرت عمرؓ کا وجود ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لیے عالمِ وحی میں حضرت عمرؓ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور ذوالنورین کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ پس جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے مجھے اس کے بد انجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے۔ خلفائے راشدین بلا شبہ حضرت خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں عظیم مقام پر فائز تھے اور اللہ نے اُنہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو دنیا جہان میں کسی اَور کو نہ دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شیعہ حضرات میں سے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نے علی مرتضیٰؓ یا فاطمۃ الزہرۃؓ کے حقوق کو غصب کیا اور ان پر ظلم کیا تو ایسے شخص نے انصاف کو چھوڑا، زیادتی سے پیار کیا اور ظالموں کی راہ اختیار کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنی راہ اور عدل کو اپنا مقصود بنا لیا تھا اور اپنے نفوس کو اللہ کی اطاعت میں لگا رکھا تھا۔ کثرت فیوض اور نبی الثقلین کے دین کی تائید میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسا میں نے کسی کو نہ پایا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے۔ دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے لیکن یہ مقام بارگاہ رب العزت کی طرف سے ایک ازلی رحمت ہے جو صرف انہی لوگوں کی طرف رخ کرتی ہے جن کی طرف عنایت الٰہی ازل سے متوجہ ہو۔ یہی لوگ ہیں جن کو انجام کار اللہ کے فضل کی چادریں ڈھانپ لیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحابِ ثلاثہ سے ہی بنا ہے حضرت عمرؓ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں مگر کامیابی کی پٹڑی تو صدیق اکبرؓ نے ہی جمائی تھی۔ صدیقؓ نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمرؓ نے فتوحات کا دروازہ کھولا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیوں نہ ہم آپؑ کو مدارج میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے افضل سمجھا کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب مانیں؟ اس بات کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رنگ اڑ گیا اور آپؑ کے وجود پر عجیب اضطراب و بیتابی طاری ہو گئی۔ آپؑ نے مکمل چھ گھنٹے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و فضائل، اپنی غلامی و ادنیٰ مرتبہ اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے لیے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان کا مداح اور خاک پا ہوں۔ جو فضیلت خدا تعالیٰ نے اُنہیں بخشی ہے وہ قیامت تک اَور کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ کب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں دوبارہ پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ملا تھا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ ان خطبات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر یہاں ختم ہوتا ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو حضرت ابوبکرؓ کا ذکر شروع ہو گا۔ ان شاء اللہ

☆…☆…☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 05؍ نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

احمدی اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں مدد کرنی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا ہے

تحریکِ جدید کے ستاسیویں (87) سال کے کامیاب اور بابرکت اختتام اور اٹھاسیویں (88) سال کے آغاز کا اعلان

اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو 15.3 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی جو پچھلے سال سے آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنین کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے

پاک مال سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ

کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مال کے خرچ کے حوالے سے جب کہیں باتیں کی ہیں تو صرف یہی بتایا کہ مال خرچ کرنے والے مومن ہیں۔ کہیں صدقات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صدقات کے حوالے سے بات کی ہے۔ کہیں زکوٰۃ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے خرچ کا فرمایا ہے۔ پھر جو قربانی کرنے والے اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں اس مال کا مصرف بھی بتایا کہ کس طرح خرچ کرنا ہے، کہاں خرچ کرنا ہے جیسا کہ الٰہی جماعتوں کا طریق ہے کہ وہ اپنے مال کو پاک کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہیں۔

جماعت میں بھی اسی طرح مالی قربانیوں کا سلسلہ قائم ہے۔

جماعت کے افراد کو بھی پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے اور جو قربانیاں وہ دیتے ہیں وہ کس طرح پھر خرچ کی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مشن کو لے کر آئے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ہے، بڑا وسیع کام ہے دنیا میں اس پیغام کو پھیلانا۔ اور بہرحال اس کے لیے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سمجھتے ہوئے کہ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، یہ اخراجات پورے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی اپنی مالی قربانیوں کے ایسے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر انسان اس یقین پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہو جاتا ہے کہ

یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادے ہیں جن کے ذریعہ سے آخری زمانے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی۔

اگر اس ایک نشان کو مخالفین غور سے دیکھیں اور اپنے دلوں کے بغضوں کو نکال کر انصاف سے کام لیں تو احمدیت کی سچائی کی یہی نشانی ان کے دل بلاوجہ کی مخالفت سے پاک کر سکتی ہے لیکن ان کے دل تو پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں خاص طور پر علماء کے، نام نہاد علماء کے۔ بہرحال ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدی اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں مدد کرنی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا ہے۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کا مومنین سے وعدہ ہے کہ تم جو بھی خرچ کرتے ہو، جو مال بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہو اسے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹاؤں گا لیکن بہت سے احمدی ایسے ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہے۔ اگر دنیاوی فائدہ پہنچتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ان کی یہ سوچ ہے کہ قربانی سے اللہ تعالیٰ ہمارے سے راضی ہو اور ہماری عاقبت سنورنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔

جماعت احمدیہ کوئی ارب پتیوں کی جماعت نہیں ہے۔ ایسی جماعت ہے جس کی اکثریت غریب لوگوں پر یا اوسط درجہ کے لوگوں پر مشتمل ہے لیکن اس کے باوجود قربانی کا ایک جذبہ ہے۔ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں ہمارا بھی حصہ ہو جائے اور پھر ان کی

معمولی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر لاکھوں کروڑوں پاؤنڈ کے برابر پھل لاتی ہیں۔

پس اصل چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اپنے محدود وسائل کے ساتھ جس کام کو بھی شروع کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں ایسی برکت ڈالتا ہے کہ دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اس کام میں کئی ملین پاؤنڈز کا خرچ کر رہے ہیں لیکن انہیں پتہ نہیں کہ یہ غریب لوگوں کے پیسے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت پڑتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے چھوٹے کام بھی بڑے ہو کر نظر آتے ہیں۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ جب جماعت بڑھتی ہے تو مختلف قسم کی سوچ رکھنے والے اور کم تربیت والے یا پرانے احمدیوں میں سے بھی تربیت کی کمی کی وجہ سے ایسی سوچ رکھنے والے نظر آ جاتے ہیں، گھروں میں بھی باتیں کرتے ہیں، بچوں کے سامنے بھی باتیں کرتے ہیں، بچوں کے ذہنوں میں بھی سوال اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں جو یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم کیوں اور کس لیے چندہ دیں؟ تو پہلے تو یہ عہدیداروں کا کام ہے کہ اپنے رویوں اور عمل سے لوگوں کے شکوک دور کریں۔ لوگوں میں اعتماد قائم ہو۔ پتہ ہو کہ جو چندہ لوگ دے رہے ہیں اس کا ایک خاص مصرف ہے اور وہ اسی مقصد کے لیے خرچ ہوتا ہے۔ دوسرے پیار سے انہیں سمجھائیں کہ مالی قربانی کی کیا اہمیت ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ چیز کتنی اہم ہے اور یہ مالی قربانی جو کر رہے ہوتے ہیں تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ان کو ملتی ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ یہ قربانی کہاں خرچ ہوتی ہے۔ اشاعتِ اسلام پر خرچ ہوتی ہے۔ ٹی وی چینل ہمارا اچل رہا ہے اس پر بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ کتب شائع ہو رہی ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت ہو رہی ہے۔ غریب بچوں کی تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے پر خرچ ہو رہا ہے۔ مبلغین کی تعلیم اور ان کے ذریعہ تبلیغ پر خرچ ہو رہا ہے۔ مساجد بن رہی ہیں۔ اسی تعلق میں اَور بہت سے جماعت کے خرچ ہیں۔ تو یہ بات میں نے اس لیے نہیں کہی کہ خدانخواستہ لوگوں میں بہت زیادہ سوال اٹھنے لگ گئے ہیں۔ اس لیے بتائی ہے کہ

جب جماعت پھیلتی ہے تو پھیلاؤ کی وجہ سے شر پھیلانے والے اور شیطانی وساوس پیدا کرنے والے بھی آ جاتے ہیں جو فتنہ کی کوشش کرتے ہیں اور کم تربیت یافتہ ذہنوں میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کے افراد ایسی پختہ سوچ رکھتے ہیں کہ انہیں پتہ ہے کہ نظام جماعت چلانے کے لیے اخراجات کی ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرو۔

پس جماعت میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ لوگ اپنے پاس کچھ نہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی نہ کسی ذریعہ سے انتظام کر کے خرچ کر دیتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسی قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدہ کے مطابق کہ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا اور دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس طرح اپنا وعدہ پورا کرتا ہے

اور احمدی یہ نہیں کہ صرف قرآن کریم میں پڑھتے ہیں بلکہ آج بھی اس کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس بارے میں اپنے تجربات لکھتے ہیں۔ میں اس کی مثالیں بھی پیش کروں گا۔ یہ کوئی پرانی باتیں نہیں ہیں کہ پرانے لوگوں کی کہانیاں ہم سن رہے ہوں بلکہ ایسے تجربات سے اللہ تعالیٰ آج بھی مومنوں کے ایمان مضبوط کرتا ہے اور نہ صرف جن پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں، جو براہِ راست فضل حاصل کر رہے ہیں ان کو فائدہ ہوتا ہے اور ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے بلکہ جو ان کے قریب رہنے والے ہیں ان کے بھی ایمان مضبوط ہوتے ہیں۔ انہیں بھی اس مالی قربانی کا اس وجہ سے احساس ہوتا ہے اور وہ بھی پھر اپنی قربانیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ میں مثالیں پیش کروں گا تو جو لوگ مجھے اپنی قربانیوں کے بارے میں خط لکھتے ہیں، ان کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔

گنی کناکری

کی ایک مثال ہے۔ مبلغ انچارج نے لکھا کہ جب میرے خطبے میں سے جو مَیں نے تحریک جدید کے چندے کے بارے میں دیا تھا بعض ایمان افروز واقعات پڑھ کے جماعت کو سنائے اور ان کو کہا کہ یہ نمونے تمہیں بھی دکھانے چاہئیں تو ایک خاتون میمونہ صاحبہ کا فون آیا اور انہوں نے کہا کہ گھر میں اخراجات کے لیے رقم نہیں تھی اور ان کے شوہر اپنے کام کے سلسلہ میں شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان کے والد نے انہیں ایک لاکھ گنی فرانک کی رقم تحفۃً دی جس پر وہ بتاتی ہیں کہ میں اس شش و پنج میں تھی کہ چندہ دوں یا گھر کے اخراجات کے لیے اس رقم کو استعمال کروں۔ پھر میں نے دعا کر کے آدھی رقم یعنی پچاس ہزار فرانک چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ وہ کہتی ہیں کہ اس بات کو چوبیس گھنٹے نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین لاکھ فرانک کی رقم معجزانہ طور پر عطا کی جہاں سے مجھے کوئی گمان بھی نہیں تھا کہ رقم ملے گی۔ اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور کہتی ہیں کہ میرے ایمان میں بھی بہت اضافہ ہوا۔

کینیڈا

کی ایک مجلس کی صدر کہتی ہیں کہ سیکرٹری تحریک جدید نے بجٹ کو پورا کرنے کی تحریک کی تو نادہندگان ممبرات کے بقایا جات کے ٹوٹل جب دریافت کیے گئے تو وہاں کے لحاظ سے وہ 325 ڈالر کی ایک معمولی رقم تھی۔ کہتی ہیں میں نے سوچا کہ میں اپنے پاس سے ہی ادا کر دیتی ہوں لیکن جب میں نے بنک اکاؤنٹ دیکھا تو وہاں تو کوئی رقم نہیں تھی بلکہ مائنس میں اکاؤنٹ تھا۔ تین ڈالر زائد خرچ ہوئے ہوئے تھے لیکن کہتی ہیں اگلے دن جب میں نے اکاؤنٹ چیک کیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میرے اکاؤنٹ میں تین ہزار ڈالر سے بھی کچھ زائد رقم تھی۔ کہتی ہیں کہ یہ وہ رقم تھی جو بہت عرصہ سے pending تھی اور اس کے ملنے کی بھی کوئی صورت نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب یہ نیت دیکھی کہ میں بقایا ادا کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ادائیگی کے سامان پیدا کر دیے اور فوری طور پر وہ رقم جو کافی عرصہ سے pending تھی وہ مل گئی۔ پھر

ساؤتھ افریقہ

سے ایک دوست شاہین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کی اور اپنے بنک اکاؤنٹ میں موجود آدھی رقم اس مد میں دے دی۔ کہتے ہیں یہ کوئی بڑی رقم نہیں تھی مگر ان کو مدنظر یہ تھا کہ تحریک جدید کی ادائیگی کا یہ آخری مہینہ ہے۔ اگر اب چندہ نہ دیا تو پھر موقع ملے یا نہ ملے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ ادائیگی کر دی اور کہتے ہیں اسی دن ان کے والد صاحب بھی انہیں ملنے آئے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے کچھ رقم ٹرانسفر کی ہے جو انہیں مل جائے گی اور ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ شاہین صاحب کہتے ہیں جو رقم ان کے والد صاحب سے ملی وہ چندہ تحریک جدید میں دی گئی رقم سے بیس گنا زیادہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے والد صاحب سے ملنے والی اس رقم پر پھر چندہ ادا کر دیا اور پھر کہتے ہیں کہ جب میں نے کہا کہ میری آمد بڑھ گئی اور مجھے کہیں سے رقم اللہ تعالیٰ نے دے دی جہاں سے مجھے امید نہیں تھی پھر جب چندہ ادا کیا تو اسی دن شام کو ان کے کام کی جگہ سے مالکن کا فون آیا کہ تم اگر خواہش رکھتے ہو تو ہم تمہیں دبئی میں ایک نوکری دینا چاہتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے ہاں کر دی اور اس طرح ان کو بیرون ملک میں ایک بہت اچھے روزگار کا بھی بندوبست ہو گیا۔ کہتے ہیں یہ دو واقعات اتفاقی نہیں ہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل محض چندہ دینے سے اور قربانی کرنے سے ہوا ہے۔ پھر

آسٹریلیا

کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک ممبر بتاتے ہیں کہ انہوں نے چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ ان کے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ وعدے کے مطابق جب چندہ ادا کیا تو دل میں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو خدا تعالیٰ مجھے سو گنا بڑھا کر دے گا۔ اس طرح بھی بعض سوچ رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک پلاٹ خریدا ہوا تھا جس کی ویلیو بڑھنے کی کوئی خاص امید نہیں تھی لیکن چندے کی ادائیگی کے بعد کہتے ہیں کہ معجزانہ طور پر اس پلاٹ کا منافع سو گنا سے بھی زیادہ بڑھ گیا اور کہتے ہیں اس بات پر میرا پختہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مالی قربانی کو قبول کرتے ہوئے یہ فضل فرمایا۔ پھر مبلغ

قزاخستان

لکھتے ہیں کہ وہاں ایک لوکل مخلص احمدی علی بیگ صاحب ہیں۔ انہوں نے دس ہزار تینگے (Tenge) جو اُن کی کرنسی ہے تحریک جدید وغیرہ میں ادا کیے اور کہتے ہیں اس کے بعد میں کام پر چلا گیا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد کمپنی کے اعلیٰ افسر نے مجھے بلایا اور کہا کہ ہماری کمپنی کو اس دفعہ بہت منافع ہوا ہے۔ اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پوری کمپنی میں سے تین لوگوں کو اچھا کام کرنے پر ایک لاکھ کا بونس دیں گے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس چندے کی وجہ سے دس گنا کر کے مجھے عطا کر دیا اور اس کی مجھے کوئی امید نہیں تھی۔ پھر

برمنگھم یوکے

سے بھی ایک صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنی فیملی کے ساتھ 2016ء میں بیعت کی تھی اور بیعت سے پہلے مالی حالات کافی خراب تھے اور قرض بھی بہت زیادہ تھا۔ جماعت میں آ کے جب اپنی حیثیت کے مطابق چندوں کی ادائیگی شروع کی بلکہ بعض دفعہ حیثیت سے بڑھ کر بعض تحریکات میں حصہ لینا شروع کیا تو کہتے ہیں بیعت کے ابتدائی ایام کا واقعہ ہے کہ میری اہلیہ کو ایک سکول کے پروگرام میں تبلیغی سٹال لگانا تھا، میں نے اپنے کام سے چھٹی لے لی تا کہ بچوں کو سنبھال سکوں۔ اس چھٹی کی وجہ سے سو پاؤنڈ کا نقصان ہونا تھا۔ اس وقت کے مالی حالات اچھے نہیں تھے اور ہمارے لیے یہ بہت بڑی رقم تھی۔ بہرحال کہتے ہیں کہ میں نے سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ کے کام کے لیے چھٹی لینی ہے قربانی دینی چاہیے تو میں نے رخصت لے لی لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ اَور سوچ رکھا تھا۔ کہتے ہیں جب میری اہلیہ اپنا کام ختم کر کے گھر پہنچیں تو میرے باس کا فون آیا کہ اگر ہو سکے تو ایک گھنٹے میں کام کی جگہ پہنچ جاؤ کیونکہ ایمرجنسی کام آ گیا ہے۔ کہتے ہیں میں نے فوراً روانگی کی۔ اس دن صرف ایک گھنٹہ کام کیا اور پورے دن کے پیسے سو پاؤنڈ مل گئے۔ گھر آ کر میں نے اپنی اہلیہ کو بتایا۔ دونوں نئے نئے احمدی ہوئے تھے۔ کئی روز تک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام پا کر خوش ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان کہتے ہیں:

جماعت احمدیہ کرولائی صوبہ کیرالہ، انڈیا

کے ایک دوست ہیں، بڑے صاحبِ حیثیت ہیں۔ اچھے کاروباری ہیں اور تحریک جدید کی ادائیگی میں غیر معمولی جوش بھی رکھتے ہیں۔ ہر سال بڑی خطیر رقم پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس سال کورونا کے حالات کی وجہ سے مالی وسائل ایسے نہیں تھے کہ بڑی رقم دے سکیں۔ حصہ آمد وغیرہ دوسرے چندوں کی ادائیگی تو کر دی لیکن تحریک جدید کی ادائیگی کے لیے گنجائش نہیں تھی۔ کہنے لگے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ چندے کی ادائیگی کی توفیق عطا فرماتا ہے ابھی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی لیکن بہرحال توکّل تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور انتظام کر دے گا تو میں ادا کروں گا۔ کہتے ہیں اختتام سے صرف دو دن پہلے دس لاکھ روپے کی بڑی رقم انہوں نے تحریک جدید میں پیش کی۔ کہتے ہیں جمعہ کے دن مربی صاحب نے خطبہ کے دوران چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی طرف پھر توجہ دلائی اور کچھ پرانے واقعات میرے خطبہ میں سے پڑھ کے ان لوگوں کو سنائے۔ بہت متاثر ہوا اور دس لاکھ کے بجائے تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے کا چندہ پیش کیا اور اس کے بعد ان کو امید ہے کہ ایک پراجیکٹ جو سرکاری تھا وہ مل جائے گا اور یہ کہتے ہیں اگر وہ مجھے مل گیا تو تحریک جدید میں اَور بڑی رقم بھی ادا کروں گا۔ بہرحال امراء میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں ایسا طبقہ ہے جو قربانی کا جذبہ رکھتا ہے اور جو پیسے آتے ہیں تو چھپاتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

برکینا فاسو

کے مبلغ حبیب صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ممبر ہمارے سورے سیعدو (Sore Seydou) صاحب ہیں۔سترہ سو فرانک سیفا ان کا بقایا تھا اور سال ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا تو بہر حال انہوں نے کوشش کر کے دو ہزار سیفا ادا کر دیا جو بقایا سے کچھ زیادہ تھا۔ کہتے ہیں کہ چندہ ادا کیے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ کسی واقف کار نے دس ہزار فرانک مجھے بھیج دیا اور پھر ایک گھنٹے میں مزید دس ہزار فرانک سیفا بھیج دیا اور ساتھ فون کر کے کہا کہ یہ کُل بیس ہزار فرانک سیفا بطور تحفہ میں نے تمہیں بھیجے ہیں تو سعیدو صاحب کہتے ہیں کہ اس واقف کار نے آج تک مجھے کوئی پیسے نہیں بھیجے اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دو ہزار فرانک بقایا ادا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بڑھا کر بیس ہزار فرانک سیفا دو گھنٹے کے اندر اندر ادا کروا دیا تو اس طرح لوگوں کے ایمان بھی بڑھتے ہیں۔

سیرالیون

میں ایک جگہ لُنگی (Lungi) ہے۔اس ریجن کے معلم عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ بڑی عمر کے ایک ممبر پاء جے۔ایم۔کائن (Pa J.M.Kaine) صاحب ہیں۔ان کا پچھلے سال تحریک جدید کا وعدہ پچیس ہزار لیون تھا اور اس سال انہوں نے وعدہ پچاس ہزار لیون لکھوایا۔وہ مالی لحاظ سے مشکلات کا بھی شکار تھے جب تحریک جدید کی وصولی کے بارے میں اعلان کیا گیا تو انہوں نے لوکل مشنری سے پوچھا کہ میرا وعدہ کتنا ہے؟ جب انہوں نے بتایا کہ پچاس ہزار لیون تو بڑی حیرت ہوئی۔انہوں نے کہا یہ کس طرح میں نے لکھوا دیا ہے۔ میں تو خود ادا نہیں کر سکتا۔ بہر حال ان کو کہا کہ یہ آپ نے خود ہی لکھوایا ہے۔ بہر حال خاموش ہو گئے۔ اگلے ہفتے کہتے ہیں انصار کی میٹنگ تھی اور آ کے بتایا کہ میرے پاس ساٹھ ہزار لیون تھے۔ بیس ہزار لیون میں گھر چھوڑ آیا ہوں اور چالیس ہزار لیون چندہ تحریک جدید میں ادا کرنے کے لیے لایا ہوں۔اب میرے پاس واپس جانے کا کرایہ بھی نہیں ہے۔ بہر حال کہتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ آپ نے قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا انتظام کر دے گا۔ کہتے ہیں پیدل ہی گھر جا رہے تھے کہ رستے میں ایک پرانا جاننے والا مل گیا۔ بڑے عرصے بعد اس سے ملاقات ہوئی تھی اور دوست سے باتیں کرتے رہے۔ جب وہ دوست جانے لگا تو جاتے جاتے تیس ہزار لیون نکال کے ان بزرگ کو تحفہ دے دیا۔ پھر یہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ایک جاننے والی خاتون تھیں ان کا پتہ کرنے کے لیے ان کی صحت کے بارے میں پوچھنے کے لیے گھر چلا گیا۔ جب وہاں سے اٹھ کے جانے لگا تو اس نے دس ہزار لیون دیا اور کہنے لگی یہ کرایہ کے طور پر استعمال کر لیں اور کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کی چندے میں دی ہوئی رقم ان کو اسی طرح لوٹا دی۔ پھر انہوں نے اس سے وعدہ بھی پورا کر دیا جو پچاس ہزار کا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ صرف یہی نہیں اس کے بعد ایک اَور فضل بھی ہوا کہ ایک عزیز بیرون ملک مقیم تھے۔ان کا فون آیا اور انہوں نے کہا کہ کافی عرصہ سے آپ سے رابطہ نہیں ہو سکا اور میں آپ کو بطور تحفہ چار لاکھ لیون بھجوا رہا ہوں۔ صرف برابر کی رقم نہیں دی بلکہ دس گنا بڑھا کے بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کر وا دی اور اس طرح کہتے ہیں کہ مجھے اپنی قربانی کرنے کی بھی توفیق مل گئی اور میرے ایمان میں بھی اضافہ ہوا۔ پھر

گنی کناکری

کا ریجن بوکے (Boke) ہے۔ وہاں کے ایک گاؤں کے مشنری کہتے ہیں کہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے سلسلہ میں ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ خطبہ جمعہ میں توجہ دلائی۔ انفرادی طور پر گھروں میں دورہ بھی کیا۔ ایک مخلص احمدی دوست جبریل صاحب ہیں جو پیشے کے لحاظ سے بڑھئی ہیں۔ ان کے گھر گئے اور انہیں چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ میں نے آج کے اخراجات کے لیے بیس ہزار فرانک رکھے ہوئے تھے وہ میں سب چندے میں ادا کرتا ہوں۔ اب اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں لیکن دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری قربانی قبول فرمالے۔ جبریل صاحب بتاتے ہیں کہ پچھلے تین ماہ سے انہوں نے ایک لکڑی کا بیڈ فروخت کرنے کے لیے تیار کیا ہوا تھا لیکن کوئی خریدار نہیں آ رہا تھا۔ چندے کی ادائیگی کے کچھ ہی دیر بعد ایک شخص بیڈ خریدنے آ گیا اور اس نے ایک ملین اور پانچ لاکھ فرانک میں وہ خرید لیا۔ اس پر جبریل صاحب نے فوراً ہمارے مشنری کو فون کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہماری قربانی کو قبول کیا بلکہ کئی گنا بڑھا کر اس نے ہمیں لوٹا دیا ہے اور یہ بات وہ اپنے دوستوں کو بھی بتاتے ہیں تا کہ ان کے بھی ایمان مضبوط ہوں۔

منیر حسین صاحب فری ٹاؤن

سیرالیون

کے مبلغ ہیں۔ کہتے ہیں کہ خادم صوفی سونگو (Sufi Songo) صاحب پڑھائی کر رہے ہیں۔ طالب علم ہیں اور پڑھائی کے سلسلہ میں مسجد میں مقیم ہیں۔ جب انہوں نے میرا خطبہ سنا۔ ریکارڈنگ سنی ہو گی یا گذشتہ سال کا تحریک جدید کا خطبہ سنا ہو گا جس میں مالی قربانی کرنے والے لوگوں کا میں نے ذکر کیا تھا تو کہتے ہیں: میں نے بڑی توجہ سے سارا خطبہ سنا اور میرے اندر اس بات کا بہت جوش اور جذبہ پیدا ہوا کہ کاش میں بھی مالی قربانی میں حصہ لے سکتا لیکن مشکل یہ تھی کہ میں طالب علم ہوں اور کوئی بھی کام نہیں کرتا اور پڑھائی کا خرچہ بھی مشکل سے پورا ہوتا ہے لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود میرے اندر بہت بے قراری پیدا ہوئی۔ میں نے سیکرٹری تحریک جدید کو اپنا پانچ لاکھ لیون کا وعدہ لکھوا دیا جو کہ میرے لیے بہت مشکل تھا۔ اس کے بعد میں ان کی ادائیگی کے لیے کچھ پریشان ہوا اور رات دن میں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی سامان پیدا فرمائے اور میں اپنا وعدہ پورا کر سکوں۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد میرا ایک رشتہ دار اپنے بیٹے کو لے کر آیا کہ اسے احمدیہ سکول میں داخل کروانا ہے۔ میں نے سکول کے پرنسپل سے بات کی تو انہوں نے بچے کو داخلہ دے دیا۔ بچے کے والد نے مجھے ایک لاکھ لیون دیے اور کہا کہ تمہارے کھانے وغیرہ کے کام آئیں گے یہ رکھ لو۔ اس دن کہتے ہیں میرے پاس کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں تھا لیکن میں نے یہ ساری رقم چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی کہ وعدہ جو ہے اس کا کچھ حصہ تو پورا ہو۔ کچھ دن بعد کہتے ہیں کہ ایک نامعلوم نمبر سے فون آیا کہ ایک کام کرنا ہے اور اس کا اچھا معاوضہ بھی ادا کریں گے۔ کیا تم تیار ہو؟ میں نے فوراً حامی بھر لی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کام کے معاوضہ کے طور پہ مجھے ایک ملین لیون ملے جس سے میں نے اپنا وعدہ تحریک جدید فوری طور پہ ادا کر دیا۔

گیبون

کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں ایک نومبائع عیسیٰ دیندانے (Dindane Issa) صاحب ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بیعت اور باقاعدگی کے ساتھ چندہ کی ادائیگی سے قبل میری حالت یہ تھی کہ بسا اوقات دو ہفتے یا تین ہفتے گزر جاتے تھے مگر کام نہیں ملتا تھا مگر جب سے باقاعدگی سے چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے تو اب تقریباً روزانہ ہی کام مل جاتا ہے اور یہ بڑی دور سے آ کے باقاعدہ چندہ ادا کرتے ہیں بلکہ جتنا چندہ ادا کرتے ہیں اتنا ہی ٹیکسی کا کرایہ بھی دیتے ہیں اب ان کا انتظام کیا گیا ہے کہ بجائے دوہرا خرچ کرنے کے اپنے گھر سے ہی چندہ بھجوا دیا کریں۔

اردن

سے ایک خاتون فجر عطایا صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے احمدیت میں داخل ہوئے بائیس سال ہو گئے ہیں۔ جب سے میں احمدی ہوئی ہوں میں نے دیکھا ہے کہ میں جب بھی چندہ دینے کی نیت کرتی ہوں اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرما کر پیسوں کا انتظام کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ تو بالکل اتنے ہی پیسے آ جاتے ہیں جتنے چندہ دینے کی نیت ہوتی ہے۔ یہ جماعت کی برکت ہے۔ کہتی ہیں میں نے انجنیئرنگ کی ہوئی ہے۔ گھر پر ہی کچھ کام مل جائے تو کر لیتی ہوں۔ میری عادت ہے کہ چندہ جات کے لیے اپنے خاوند سے پیسے نہیں لیتی کیونکہ اکثر ان کا ہاتھ تنگ ہوتا ہے بلکہ اپنی ذاتی کمائی سے چندہ دیتی ہوں۔ اس سال میں نے سمجھا کہ میں نے تحریک جدید چندہ ادا کر دیا ہے لیکن درحقیقت میں بھول گئی تھی۔ جب یاددہانی کروائی گئی تو میرے پاس ایک دینار بھی نہیں تھا۔ میں اسی فکر میں تھی کہ چندہ کیسے ادا ہو گا؟ لیکن ایک طالبہ میرے پاس آئی کہ مجھے ٹیوشن پڑھا دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیوشن فیس سے چندہ بھی ادا ہو جائے گا اور کچھ بچ بھی جائے گا۔

برکینا فاسو

کی بوکوبدالہ (Bokubadala) ایک جماعت ہے۔ وہاں کے صدر جماعت بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس کچھ غیر از جماعت دوست آئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ آپ لوگوں کی فصلوں کو دیکھ کر حیران

ہیں کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ لوگوں نے جماعت کے تعمیر ہونے والے سکول میں زیادہ وقت دیا ہے جبکہ آپ کی فصلوں کی دیکھ بھال کرنے والا پیچھے کوئی نہیں تھا لیکن باوجود اس کے آپ کی فصلیں ہماری نسبت زیادہ اچھی ہیں۔ اس کے برعکس ہم لوگوں نے اپنا سارا وقت اپنی زمینوں کو دیا ہے لیکن پھر بھی ہماری فصلیں اتنی اچھی نہیں ہوئیں جتنی آپ لوگوں کی ہوئی ہیں۔ اس پر صدر صاحب نے انہیں بتایا کہ ہم سب لوگوں نے یہ وقارِعمل اللہ تعالیٰ اور جماعت کے لیے کیا تھا اور جتنا وقت ہم سکول کو دیتے تھے ساتھ یہ دعا بھی کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تُو ہی ہماری فصلوں کی حفاظت کرنا کیونکہ ہم نے تجھ پر ہی توکّل کیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو سن لیا اور ہماری فصل بھی اچھی ہوگئی اور اب ہم نے چندہ بھی اس کے مطابق ادا کر دیا۔

بچے بھی کس طرح قربانی کا شعور رکھتے ہیں۔

ایسے بچے جو غریب ممالک میں ہیں اور ایسا شعور ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کے بچوں کو، پڑھے لکھے بچوں کو بھی بعض جگہ یہ شعور نہیں ہے۔ اس کا واقعہ یوں ہے کہ حسین یوسف صاحب زنجبار کے علاقے کے مبلغ کہتے ہیں۔ بچے مسجد سے باہر کھیل رہے تھے تو ایک بزرگ وہاں سے گزرے انہوں نے خوش ہو کر بچوں کو ٹافیاں خریدنے کے لیے چودہ سو شلنگ دیے۔ بچے پیسے لے کر ایک احمدی دکاندار کے پاس گئے اور ان پیسوں کے سکے تبدیل کروا لیے۔ چھوٹا چینج کروا لیا۔ اور اپنے اپنے حصوں کے پیسے بجائے ٹافیاں خریدنے کے چینج کرا لیے۔ نوٹ تڑوا لیا اور سب بچے سکے لے کر مسجد آئے اور اپنے اپنے حصے کے پیسوں میں سے ایک ایک سو شلنگ چندہ ادا کیا اور بڑی خوشی سے اپنی اپنی رسید اپنے پاس رکھی۔ جب احمدی دکاندار کو علم ہوا کہ بچوں نے چندہ ادا کرنے کے لیے سکے تبدیل کروائے تھے تو اس کی بھی حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ اور یہی بچے ہیں جو ان شاء اللہ جماعت احمدیہ کی مضبوط بنیادیں بن جائیں گے۔ پھر

بچوں کی قربانی کا ایک اور عجیب نظارہ

ہے۔ یہ بھی تنزانیہ کا ہی ہے۔ اس کے بارے میں سموئے (Samuye) کے معلم لکھتے ہیں کہ جماعت میں تین بچے ہیں جو چوتھی جماعت میں پڑھتے ہیں، باقاعدگی سے مسجد میں تعلیمی اور تربیتی کلاسز میں شامل ہوتے ہیں۔ تینوں بچوں کے گھرانے مالی لحاظ سے غریب ہیں۔ کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں۔ گذشتہ ماہ سے یہ آپس میں مقابلہ کرتے تھے اور مقابلے میں چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی طرف ان کی دوڑ لگی ہوئی تھی۔ ہر ایک علیحدگی میں اپنا چندہ لاتا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ جتنی بھی رقم اس کے پاس موجود ہے وہ ادا کرے اور اس طرح انہوں نے کسی نے پانچ سو، کسی نے چار سو، سات سو شلنگ جو بھی ان کے پاس تھا دیا اور کہتے ہیں کہ جب ایک دفعہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم جو یہ چندہ تحریک جدید لاتے ہو، یہ پیسے کہاں سے لے کے آتے ہو؟ ایک نے بتایا کہ اپنی والدہ کے ساتھ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے میں مدد کرواتا ہوں تو جیب خرچ کے طور پر جو پیسے ملتے ہیں اس میں سے چندہ تحریک جدید کے لیے رکھ لیتا ہوں اور کہتے ہیں کہ جب سے میں نے چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے ہمیشہ لکڑیوں کے گاہک فوری طور پہ مل جاتے ہیں اور کبھی نقصان نہیں ہوا۔ دوسرے بچے نے بتایا کہ وہ بھی اپنی جیب خرچ میں سے چندے کی رقم علیحدہ کرتا ہے۔ تیسرے بچے نے بتایا کہ اس کے گھر کے قریبی درختوں پر پھل وغیرہ لگتے ہیں۔ کبھی کبھار وہ اپنے کھانے کے لیے پھلوں سے زائد کو بیچ بھی دیتا ہے جس سے حاصل ہونے والی رقم سے چندہ ادا کر دیتا ہے۔ ان تینوں بچوں نے چندے کی برکات کا بھی بیان کیا کس طرح چندہ کی ادائیگی سے ان کی زندگی میں سکون محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ایمان و اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔ یہ ہے ایمان جس سے ہمارے بچے بھی مزہ لوٹتے ہیں۔

بیلیز، دنیا کے بالکل دوسرے کونے سے ایک اور بچے کی مثال۔

ایک، ایک کونہ، ایک دوسرا کونہ لیکن سوچیں کیسی ایک جیسی مثالیں ہیں۔ مبلغ انچارج بیلیز لکھتے ہیں کہ بیلیز میں ایک چودہ سال کے بچے نے مسجد کی تعمیر کے دوران اپنی ساری جمع پونجی مسجد کے لیے پیش کی۔ اس نے تحریک جدید میں بھی قربانی کی ایک اعلیٰ مثال پیش کی ہے۔ بچہ بہت غریب ہے۔ بہت غریب گھرانے سے اس کا تعلق ہے۔ مشکل سے ان کے والد گھر کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جب مربی صاحب نے تحریک جدید کی اہمیت کے بارے میں بتایا تو اس بچے نے ایک ڈالر پیش کیا اور کہا کہ یہ میرے گھر والوں کی طرف سے ہے اور مربی صاحب بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کے لیے مالی لحاظ سے اتنی قربانی کرنا بھی بہت بڑی بات تھی لیکن اس بچے دانیال نے کہا کہ میرا نام اس میں نہ لکھیں۔ یہ میں نے اپنے گھر والوں کی طرف سے دیا ہے۔ میں اپنا حصہ بعد میں دوں گا۔ چنانچہ اگلے دن اس بچے نے مزید دس ڈالر پیش کیے اور کہا مجھے یقین ہے کہ اللہ ہمارے گھر والوں پر ضرور فضل کرے گا۔ اپنی طرف سے بھی ساتھ ہی پیش کر دیے۔

کس طرح اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کے دل میں قربانی کا جوش پیدا فرماتا ہے اور کس طرح انہیں نوازتا ہے۔ اس بارے میں

مراکش

کے ایک صاحب نورالدین صاحب کہتے ہیں 2017ء میں بیعت کے بعد مالی قربانی میں حصہ لینا شروع کیا تو اس وقت میری آمدن بالکل معمولی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن جماعت کی ویب سائٹ پر انہوں نے میرا خطبہ سنا جہاں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور دیگر احمدیوں کی مالی قربانیوں کا بتا رہا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ اس سے میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا اور چند دن کے بعد صدر جماعت مراکش سے میں نے کہا کہ میں نظام وصیت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بعض شرائط اور فرائض بتائے جس سے میرا جوش مزید بڑھا اور وصیت کر لی۔ پھر چند ماہ بعد میرے حالات بہتر ہو گئے اور مجھے ایک کمپنی میں اچھی تنخواہ والا جاب مل گیا۔ میں اب اسی کمپنی میں ایک اَور شہر میں بطور مینیجر کام کر رہا ہوں۔ میری تنخواہ صرف تین سال میں تین گنا ہو چکی ہے۔ کمپنی کا اعتماد مجھ پر اس حد تک بڑھا کہ جب میں مراکش کے دارالحکومت سے دوسرے شہر جانے لگا تو مجھے مینیجر نے کہا کہ

اگر تمہاری طرح کام کرنے والا کوئی اور احمدی ہو اور جاب چاہتا ہو تو بتاؤ۔

کہتے ہیں یہ سن کر میں بڑا جذباتی ہوا۔ آنکھوں میں آنسو آئے۔ میں نے اپنے شہر کے ایک احمدی دوست سے بات کی اور اسے یہ جاب مل گئی۔ اسے بھی اب مینیجر بنا دیا گیا ہے۔ تو کہتے ہیں چندہ دینے کی وجہ سے میری فیملی کا مجھ پر پریشر ہے اور بعض رشتہ داروں کی طرف سے بھی استہزا کا سامنا ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ مجھے چندے کی ادائیگی کی وجہ سے کبھی مالی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

آسٹریلیا

کے مربی صاحب پرتھ سے لکھتے ہیں کہ ایک خادم ہے جس نے ابھی اس سال کا تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کیا ہوا تھا۔ چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تو اس نے بتایا کہ کووِڈ کی وجہ سے کام نہیں ملا۔ مالی مشکلات ہیں لیکن چند روز بعد دوبارہ ملا تو اس نے بتایا کہ میں نے اپنا چندہ پورا کرنے کے لیے گھر کا کچھ سامان تھا وہ بیچا ہے تا کہ چندہ ادا کر سکوں اور کہتے ہیں جیسے ہی میں نے ایسا کیا ابھی کچھ دن گزرے تھے کہ مجھے کام کے اعتبار سے چار نئے کنٹریکٹ مل گئے اور ساتھ ہی ایک نئی جاب بھی مل گئی جو سارے ایکسپینسز پیڈ (All Expenses Paid Job) تھی اور اس کی انکم بھی پہلے سے زیادہ بڑھ کر تھی اور پھر میں نے دیکھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اپنے گھر کا سامان بیچ کے میں نے چندہ ادا کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً لوٹا بھی دیا۔

پھر آسٹریلیا ساؤتھ کے ایک دوسرے شہر کے سیکرٹری تحریک جدید کہتے ہیں۔ ایک مخلص دوست کا چندہ تحریک جدید بقایا تھا۔ جب توجہ دلائی گئی تو وہ کہتے ہیں میں نے اپنا گھر بیچنے کے لیے لگایا ہوا ہے جونہی گھر بِکے گا میں ادائیگی کر دوں گا۔ دو دن کے بعد اس کو فون آیا اور انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے میرا گھر غیر متوقع طور پر منافع میں بکا ہے اور انہیں یقین تھا کہ چندہ کی ادائیگی کے وعدہ کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وعدے سے چھ گنا زیادہ تحریک جدید میں چندہ کی ادائیگی کر دی۔ اللہ تعالیٰ جب دنیاوی منافعوں سے بھی نوازتا ہے تو اس سے بھی ایک احمدی کی اس طرف توجہ ہوتی ہے کہ یہ میرے کسی کمال کی وجہ سے نہیں بلکہ قربانی کا نتیجہ ہے اور یہ ایک احمدی کی سوچ ہے کسی اَور کو یہ سوچ نہیں آ سکتی۔

ارجنٹائن

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ مَیں نے مالی قربانی کی طرف توجہ دلانے کے لیے ایک مضمون لکھا اور اس میں میرے خطبہ کے یہ الفاظ لکھے کہ

نومبائعین کو بتایا جائے کہ مالی قربانی دینی ضروری ہے۔ ان کو بتائیں کہ تمہارے پاس جو احمدیت کا پیغام پہنچا ہے یہ تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی وجہ سے پہنچا ہے

اس لیے اس میں شامل ہوں تا کہ تم اپنی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بنو اور اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بھی بنو۔ یہ اقتباس انہوں نے میرے خطبہ سے لیا اور شائع کیا۔ کہتے ہیں جب یہ مضمون افراد جماعت کو بھجوایا گیا تو ایک خادم انس حزقیل (Anas Ezequiel) صاحب نے میرے سے رابطہ کیا اور کہا کہ وہ تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی کے لیے مشن ہاؤس آنا چاہتے ہیں۔ سخت گرمی کے باوجود سکول کی چھٹی کے فوراً بعد پبلک بس پر ایک گھنٹے سے زائد سفر کر کے وہ مشن ہاؤس پہنچے اور ایک ہزار ارجنٹین پیسو (Argentine peso) تحریک جدید کے لیے پیش کیے۔ کہتے ہیں مجھے بڑا تعجب ہوا۔ ان کے معاشی حالات ایسے نہیں تھے اور ابھی خود سکول کے طالب علم ہیں۔ ان کی آمد کا خاص ذریعہ بھی نہیں تھا فیملی کے حالات بھی اتنے اچھے نہیں تھے۔ کہتے ہیں پیسوں کی قلت کی وجہ سے اس دن موصوف نے خود بھی دوپہر کا کھانا نہیں کھایا ہوا تھا۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ان کے دل پر خلیفہ وقت کے اس اقتباس نے خاص اثر پیدا کیا ہے کہ نومبائعین کو بھی تحریک جدید میں اس لیے شامل ہونا چاہیے کیونکہ ان تک احمدیت کا پیغام تحریک جدید کے توسط سے پہنچا ہے۔ کہنے لگے کہ ایک طرف میں نے یہ الفاظ پڑھے اور دوسری طرف اسی دن قرآن کی آیت کا مطالعہ کیا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہداء اور ان کی قربانیوں کو فوت شدہ مت خیال کرو بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہیں۔ کہنے لگے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسی قربانی کروں جس کے فوائد اور نتائج میرے فوت ہونے کے بعد بھی زندہ رہیں۔ کہنے لگے کہ میری فیملی نے جو سب غیر مسلم ہیں میری سالگرہ کے موقع پر کچھ رقم تحفہ کے طور پر دی تھی۔ چنانچہ اس رقم میں سے جو بھی میرے پاس اس وقت باقی تھا وہ سب کا سب میں نے تحریک جدید میں پیش کر دیا ہے تا کہ اس رقم سے دوسروں تک احمدیت کا پیغام پہنچ سکے جس طرح کہ مجھ تک پہنچا ہے۔ یہ ہے جو احمدیت قبول کرنے کے بعد لوگوں میں انقلابی حالت پیدا ہوتی ہے۔

نئے احمدی ہوں یا پرانے، کوئی بھی جب سنتا ہے کہ جماعت احمدیہ کس طرح پیسے خرچ کرتی ہے اور کہاں کہاں خرچ کرتی ہے تو اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔

جن جماعتوں میں اس طرف توجہ کم ہے اگر وہ اس طرف توجہ دیں اور مقاصد بتائیں اور اہمیت بتائیں تو ان کے چندے بڑھ سکتے ہیں۔

بہرحال

لائبیریا

کا ایک واقعہ ہے۔ ایک لوکل معلم مرتضیٰ صاحب ہیں اور ایک ایسی جماعت میں ہیں جہاں زیادہ تر نومبائعین ہیں اور عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں اپنی ایک جماعت کے دورے پر گئے جس وقت وہ گاؤں پہنچے تو دوپہر کا وقت تھا۔ زیادہ تر لوگ باہر اپنے کھیتوں میں کام کے لیے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے وہاں موجود لوگوں کو بتایا کہ میں آج رات یہیں قیام کروں گا اور اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک سو فیصد احباب اس بابرکت تحریک میں شامل نہ ہو جائیں۔ رات کو جب سب لوگ گاؤں واپس آئے تو انہوں نے ساری جماعت کے سامنے تحریک جدید کی عظیم تحریک کا پس منظر اور اہمیت بیان کی اور سب کو شامل ہونے کی تحریک کی۔ اللہ کے فضل سے سب احباب نے اور خواتین نے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا۔ اگلی صبح جب واپس جانے لگے تو کسی نے کہا کہ ایک دوست الفانسو صاحب ہیں جو دو ماہ سے باہر اپنے کھیتوں میں رہ رہے ہیں اور وہ تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے لیکن آپ ان کے پاس پہنچ نہیں سکتے کیونکہ ایک تو ان کی زمین بہت دور ہے۔ دوسرے بارشوں کی وجہ سے راستہ بھی بند ہے۔ معلم صاحب نے کہا کہ میں ان کے پاس بھی پہنچوں گا تا کہ آپ کی جماعت کے سو فیصد احباب اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ احباب جماعت نے روکنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اصرار کیا۔ کچھ دوست بہرحال ان کے ساتھ ہو لیے۔ اڑھائی گھنٹے کے پیدل سفر کے بعد جب یہ لوگ الفانسو صاحب کے پاس پہنچے تو ان کو بھی حیرت ہوئی اور خوشی بھی ہوئی۔ فوری طور پر انہوں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کیا۔ الفانسو صاحب کے بیوی بچے بھی ان کے ساتھ ہی مقیم تھے۔ بیوی ابھی احمدی نہیں ہوئی تھی۔ یہ سارا منظر دیکھ کر اس کی بیوی نے کہا کہ میں احمدیوں کے دین کی خدمت کے جذبہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں چنانچہ آج سے میں بھی اس جماعت میں داخل ہوتی ہوں اور میرے بچے بھی اس جماعت کا حصہ ہوں گے۔ اس طرح اس کی برکت سے ایک خاندان کو احمدیت میں شامل ہونے کی بھی توفیق مل گئی۔

بیعت میں آنے کے بعد کس طرح لوگوں کو ادراک ہوتا ہے کہ مالی قربانی کس قدر ضروری ہے۔

مالی

سے ایک مبلغ لکھتے ہیں: ایک ریجن میں ایک صاحب سیڈو صاحب ہیں۔ ایک روز احمدیہ مشن ہاؤس کیتا میں تشریف لائے اور یہ کہتے ہوئے اپنا تحریک جدید کا چندہ پیش کیا کہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے والا تھا اور میں کافی دنوں سے پریشان تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے اور میں تحریک جدید کا کیا ہوا وعدہ پورا کرسکوں اور آج مجھے خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے اور میں آیا ہوں۔ ایک ٹانگ سے معذور تھے۔ ان کو جب کہا گیا کہ آپ نے کیوں تکلیف کی، بتا دیتے ہم خود آپ کے پاس پہنچ جاتے۔ تو بڑے جوش سے بولے کہ میں نے امام مہدی کو مانا ہے اور میں ظاہری جسمانی کمزوری کے باوجود اپنے آپ کو کچھ تندرست لوگوں سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دین کا درد رکھتا ہوں اور شاید ایسی حالت میں میرا خدا تعالیٰ کے دین کی بہتری کے لیے یہاں تک پیدل چل کر آنا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اور میری بخشش کا سبب ہو جائے۔

بینن

سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک لوکل معلم موتوواما (Moutowama) ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے زون کی ایک نومبائع جماعت میں دورے پر گئے۔ وہاں کے صدر جماعت اسماعیل صاحب نے کہا ہم شروع سے مسلمان ہیں اور ہمیشہ ہر سال کچھ نہ کچھ مالی قربانی یا فی سبیل اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں اپنے امام کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ پہلا سال تھا کہ ہم احمدی ہوئے ہیں اور پہلی بار ہم نے جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کی ہے۔ اس سے قبل امام کو ہم جو بھی دیتے تھے وہ انہی کے تصرف میں آتا تھا لیکن جب ہم نے جماعت احمدیہ کے مبلغ سلسلہ سے مالی قربانی میں دی جانے والی رقم کے مصارف کے متعلق سوال کیا اور جواب میں جو عظیم الشان مصارف انہوں نے ہمیں مالی قربانی کے بتائے اس سے ہم نا آشنا تھے۔

جماعت اس معمولی سی دی گئی رقم کو بھی ضائع نہیں کرتی بلکہ اس معمولی دی گئی رقم کو بھی پوری دنیا میں ہونے والے چھوٹے بڑے ہر طرح کے فلاحی کاموں اور اشاعت اسلام میں صرف کرتی ہے اور ایک شخص جو چند فرانک بھی چندہ دیتا ہے وہ اس کا بہترین اجر پاتا ہے۔

چنانچہ قربانی کے اس فلسفے کو سمجھ کر ہم نے تحریک جدید میں چندہ دیا اور ہم نے محسوس کیا کہ اس سال ہمارے گھروں میں مالی مشکلات بھی نہیں آئیں اور ہماری اور ہمارے بچوں کی صحت پر جو ہم آئے دن خرچ کرتے تھے وہ بھی امسال نہیں کرنا پڑا۔ ہماری نمازوں کی حاضری پہلے سے بہتر ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بار مالی قربانی کے بعد ہمیں دلی سکون اور اطمینان بھی تھا کہ ہماری قربانی رائیگاں نہیں گئی۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ جی افریقہ میں رہنے والے دُور دراز کے اَن پڑھ لوگ سوچ ہی نہیں رکھتے۔ یہ ایسی پختہ سوچ اور ایسے اعلیٰ خیالات ہیں کہ بڑے پڑھے لکھے لوگوں کے بھی ذہنوں میں نہیں آتے۔ کس طرح انہوں نے سارا کچھ بیان کیا اور مالی قربانی کی اہمیت کس طرح ان پر واضح ہوئی۔

یہ ہے انقلاب جو بیعت کے بعد لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اسلام کی اشاعت کے لیے قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی پاک کمائی سے قربانی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ قربانی مقبول بھی ہو اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔

اب میں

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

بھی کروں گا اور بعض کوائف بھی پیش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستاسیواں (87) سال 31/اکتوبر کو ختم ہوا تھا۔ اٹھاسیواں (88) سال شروع ہو چکا ہے

اور

اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو 15.3 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی جو پچھلے سال سے آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں نمایاں طور پر آ گئے ہے۔

پاکستان کے اقتصادی حالات بھی خراب ہیں۔قربانیوں میں تو وہ بڑھتے ہیں۔ان کے لیے بھی دعا کریں۔علاوہ اس کے آج کل ویسے بھی مشکلات میں گرفتار ہیں۔آئے دن کوئی نہ کوئی مقدمے بازی اور کسی نہ کسی کے خلاف کیس بنارہتا ہے اور قانون جو ہے وہ ان کو جتنا دبا سکتا ہے، تنگ کرسکتا ہے، کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو بھی دور کرے اور وہ بھی آزادی سے اپنی تمام activities کر سکیں۔اجتماعات بھی ہوں۔جلسے بھی ہوں اور کھل کر اپنی قربانیوں کے اظہار بھی کر سکیں۔وہ تو اظہار نہیں کریں گے لیکن ان کے اظہار ہم کرسکیں۔مجبوریوں کی وجہ سے ان کی بعض قربانیوں کا ذکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔

بہرحال اس کے علاوہ جو قربانی کرنے والے ہیں جرمنی کا تو میں نے بتایا نمبر ایک ہے۔اس کے بعد برطانیہ ہے۔پھر امریکہ نمبر تین پہ ہے۔نمبر چار پہ کینیڈا۔نمبر پانچ پہ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔نمبر چھ پہ بھارت ہے۔نمبر سات پہ آسٹریلیا۔نمبر آٹھ پہ انڈونیشیا۔نمبر نو پہ گھانا۔نمبر دس پہ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔

افریقن ممالک

میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن جو ہے وہ گھانا کی ہے۔پھر نائیجیریا کی۔پھر برکینا فاسو کی۔پھر تنزانیہ کی۔پھر سیرالیون کی۔سیرالیون میں پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ بہتری ہوسکتی ہے اور بہت بہتری کی گنجائش ہے لیکن جو توجہ دینی چاہیے وہ دے نہیں رہے۔اگر صحیح طرح لوگوں کو بتایا جائے تو لوگ قربانی کرنے والے ہیں جیسا کہ میں نے واقعات بتائے ہیں۔پھر گیمبیا ہے۔پھر بینن۔پھر یوگنڈا۔پھر کینیا۔پھر لائبیریا۔

شاملین میں اضافے کے لحاظ سے

نائیجیریا نمبر ایک پہ ہے۔پھر گیمبیا ہے۔پھر سینیگال ہے۔پھر گھانا۔پھر تنزانیہ۔پھر گنی کناکری۔ملاوی۔یوگنڈا۔گنی بساؤ۔کونگو کنشاسا۔برکینا فاسو۔کونگو برازاویل۔

اور شاملین میں افریقہ کے علاوہ جو دوسرے ملک ہیں ان میں بڑی جماعتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس میں جرمنی نمبر ایک پہ ہے۔پھر برطانیہ ہے۔پھر ہالینڈ ہے۔پھر بنگلہ دیش ہے۔پھر ماریشس ہے۔

دفتر اول کے کھاتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جاری ہیں۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں روڈر مارک(Rödermark)۔نوئس(Neuss)۔مہدی آباد(Mehdi-Abad)۔کولون(Köln)۔روڈگاؤ(Rodgau)۔نیڈا(Nidda)فلورس ہائم(Flörsheim)۔پنّے برگ(Pinneberg)۔فرانکنتھال(Frankenthal) اور اوسنا بروک(Osnabrück)۔

جو پہلی دس لوکل امارتیں

ہیں ان میں ہمبرگ(Hamburg)۔فرینکفرٹ(Frankfurt)۔گروس گیراؤ(Gross-Gerau)۔ڈِٹسن باخ (Dietzenbach)۔ویزبادن(Wiesbaden)۔مورفلڈن (Mörfelden)۔ریڈشٹڈ(Riedstadt)۔من ہائم(Mannheim)۔ڈامشٹڈ (Darmstadt) اور روسلز ہائم(Rüsselsheim)۔

پاکستان میں تحریک جدید کی قربانی

میں وصولی کے لحاظ سے لاہور اول ہے۔پھر ربوہ ہے۔پھر کراچی ہے۔ضلعوں میں اسلام آباد کا ضلع ہے۔پھر گوجرانوالہ۔سیالکوٹ ہے۔پھر عمرکوٹ ہے۔پھر ملتان ہے۔ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے۔میر پور خاص ہے۔اٹک ہے۔میر پور آزاد کشمیر ہے اور ڈیرہ غازی خان ہے۔

اور وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی امارات ڈیفنس لاہور ہے۔امارت گلشن اقبال کراچی ہے۔امارت عزیز آباد کراچی ہے۔امارت ٹاؤن شپ لاہور ہے۔امارت ماڈل ٹاؤن لاہور ہے۔امارت مغلپورہ لاہور ہے۔امارت دہلی گیٹ لاہور ہے۔امارت کلفٹن کراچی ہے۔بہاولنگر شہر ہے۔حافظ آباد شہر ہے۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن

جو ہیں ان میں مسجد بیت الفتوح ریجن ہے۔پھر نمبر دو پہ مسجد فضل ریجن ہے۔پھر اسلام آباد ریجن ہے۔پھر مڈلینڈز (Midlands) ریجن۔بیت الاحسان ریجن۔اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں یہ ہیں: فارنہم (Farnham)پھر اسلام آباد۔پھر ساؤتھ چیم (South Cheam)۔پھر مسجد فضل۔پھر ووسٹر پارک(Worcester Park)۔برمنگھم(Birmingham)۔ساؤتھ والسال(South Walsall)۔آلڈر شاٹ(Aldershot)۔جلنگھم(Gillingham)۔ٹلفورڈ(Tilford)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جو جماعتیں ہیں

وہ ہیں میری لینڈ(Maryland)۔ لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ ڈیٹرائٹ(Detroit)۔سیلیکون ویلی(Silicon Valley)۔شکاگو(Chicago)۔سیاٹل(Seattle)۔سینٹرل ورجینیا(Central Virginia)۔اوش کوش(Oshkosh)۔اٹلانٹا(Atlanta)۔جارجیا(Georgia)۔پھر ساؤتھ ورجینیا(South Virginia)۔پھر ہیوسٹن(Houston)۔پھر یارک(York) پھر بوسٹن(Boston)۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات

ہیں وان (Vaughan)۔پھر پیس ولیج (Peace Village) اور کیلگری (Calgary) دونوں برابر ہیں۔پھر وینکوور (Vancouver)۔پھر ٹورانٹو ویسٹ (Toronto West)۔پھر ٹورانٹو (Toronto)۔

انڈیا کی پہلی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں قادیان نمبر ایک پہ ہے۔پھر کوئمبٹور (Coimbatore) ہے۔پھر حیدر آباد ہے۔پھر کرولائی(Karulai) ہے۔پھر پتھ پریم۔کلکتہ۔بنگلور۔کیرنگ۔کالی کٹ۔میلا پالم۔

اور قربانی کے لحاظ سے جو صوبہ جات ہیں ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے۔پھر تامل ناڈو۔پھر جموں کشمیر۔پھر کرناٹک۔تلنگانہ۔اڑیسہ۔پنجاب۔بنگال۔دہلی۔لکش دیپ۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں

یہ ہیں: میلبرن لانگ وارن(Melbourne Long Warren)۔کاسل ہل(Castle Hill)۔مارسڈن پارک(Marsden Park)۔میلبرن بیروک(Melbourne Berwick)۔ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ پینرتھ (Penrith)۔ اے سی ٹی کینبرا(ACT Canberra)۔پیراماٹا(Paramatta)۔ایڈیلائڈ ویسٹ(Adelaide West)۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 نومبر 2021ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 نومبر 2021ء بروز جمعرات۔ 12 بجے دوپہر اسلام آباد میں درج ذیل نماز جنازہ پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

- محترم منور احمد بٹ صاحب ابن مکرم صدیق احمد بٹ صاحب (آف کینیا حال ویمبلڈن۔یوکے)

13 نومبر 2021ء کو 86 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم حضرت محمد بخش بٹ صاحب رضی اللہ عنہ آف کڑیانوالہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم کو کینیڈا میں قیام کے دوران کئی سال تک انٹاریو جماعت کے صدر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔جب بروک ووڈ قبرستان کی جگہ خریدی گئی تو آپ نے اس کے لئے خصوصی چندہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔مرحوم انتہائی نیک، پرہیز گار، صوم وصلوۃ کے پابند، بہت ملنسار، غُرباء کا خیال رکھنے والے اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں 2 بیویوں کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1. مکرم منور احمد میلو صاحب ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم (جرمنی)

14 ستمبر 2021ء کو 68سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم نے جرمنی میں مختلف مقامی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ شعبہ نیشنل آڈٹ میں خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، نہایت خوش اخلاق، ملنسار، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

2. مکرم امتیاز احمد راجیکی صاحب (امریکہ)

27 اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم مولوی برکات احمد راجیکی صاحب درویش قادیان وواقف زندگی کے بیٹے تھے۔مرحوم امریکہ میں شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کے ابتدائی کارکنان میں سے تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک، علمی ذوق رکھنے والے، سادہ مزاج، متوکل علی اللہ اور دوسروں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت کمربستہ ایک نافع الناس وجود تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے۔

3. مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب (نواب شاہ۔سندھ)

29 اکتوبر 2021ء کو 95سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم نے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔1953ء میں آپ کو راولپنڈی میں اور بعد ازاں کنڈیارو ضلع نواب شاہ میں انتہائی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔1974ء میں آپ کے بڑے بھائی مکرم رشید احمد بٹ صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ پھر ایک اَور بھائی اور بیٹے پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا جس میں وہ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔ نیز آپ کے خلاف بھی قتل کے منصوبے بنائے گئے مگر آپ ہمیشہ بڑی بہادری اور جواں مردی سے ان تمام حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

4. مکرم حبیب احمد صاحب (ٹورانٹو۔کینیڈا)

22 اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم نے ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ ایم اے فلاسفی اور ایم اے انگلش کی تعلیم مکمل کی۔ پھر سیرالیون میں بطور استاد و پرنسپل اور بعد ازاں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور پروفیسر شعبہ انگریزی خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بے حد شفیق اور خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

5. مکرمہ شاہدہ سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم شفیق صاحب (ملواکی۔امریکہ)

31 جولائی 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔کراچی میں دس سال تک بہت سارے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔تکلیف دہ بیماری کا بہت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کیا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی ہمشیرہ اور مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ کی نسبتی بہن تھیں۔

6. مکرمہ حفیظہ بی بی صاحبہ (یوکے)

8 ستمبر 2021ء کو 84سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

7. مکرم مبشر احمد مان صاحب ابن مکرم بشیر احمد مان صاحب (ربوہ)

26 جون 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، دعا گو، نیک فطرت اور خلافت سے اطاعت ومحبت کا تعلق رکھنے والے ایک فدائی احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

8. مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین خادم صاحب (ریٹائرڈ معلم وقف جدید حال یوکے)

4 نومبر 2021ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ نے نہایت نامساعد حالات کے باوجود شوہر کے ساتھ وقف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے زندگی گزاری۔صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ پیار کرنے والی ایک نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

9. مکرم اسرائیل دیوان صاحب (بنگلہ دیش)

19 اگست 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے لمبا عرصہ بطور معلم جماعت خدمت کی توفیق پائی اور ایک مثالی معلم تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کئی سال لوکل جماعت میں صدر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔آپ کے داماد مکرم ظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش میں استاد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

10. مکرم ناصر محمود باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر اصغر باجوہ صاحب (یوکے)

13 توبر 2021ء کو 54سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کی ابتدائی رہائش نیو مالڈن میں تھی۔ بعد ازاں پولیس میں ملازمت کی وجہ سے مختلف جگہوں پر تبدیل ہوتے رہے۔آپ کے والد کو کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے) کے برادر نسبتی تھے۔

11. مکرم سید ابراہیم سلیمان صاحب (چٹا گانگ۔بنگلہ دیش)

29 جنوری 2020ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم ایک آرکیٹیکٹ تھے اور چٹا گانگ کی مسجد کی تعمیر میں طویل عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم فیروز عالم صاحب (انچارج بنگلہ ڈیسک) کے سسر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

(ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے پسماندگان تعزیت قبول فرمائیں)

مریم رحمٰن

پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیارا دیس ربوہ
’’ربوہ، ربوہ ای اے‘‘

ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل آن لائن لندن کا شاندار تاریخی مضمون ’’ربوہ، ربوہ ای اے‘‘ پڑھکر بہت اچھا لگا۔ پیارے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد ’’لوگ کہتے ہیں کہ لاہور، لاہور اے۔ پر ربوہ، ربوہ ای اے‘‘ نے اہلِ ربوہ کو ایک اعزاز، رتبہ بخش دیا۔ دل خوشی سے بھر گیا۔ ربوہ کی خوبصورت یادوں کے چراغ جلنے لگے۔ اس وقت گلی گلی، محلہ محلہ اور گھر گھر میں ایثار و قربانی، وفا و اخلاص، اپنائیت و مہمان نوازی کے ایسے نمونے نظر آتے تھے جن کی یادیں آج بھی میرے ساتھ ہیں۔ خصوصاً جلسہ کے دنوں میں اہلِ ربوہ اپنا سارا گھر مہمانوں کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔ اہلِ ربوہ کی خوشیاں بھی اور دکھ بھی سانجھے ہوتے تھے۔

ربوہ کی نہ بھولنے والی صبحیں وشامیں یاد آگئیں جب ہر گھر سے صبح صبح قرآن مجید کی تلاوت کی آوازیں آتی تھیں۔ علی الصبح لڑکوں کی ٹولیاں ہر دروازے پر دستک دیتی تھیں۔ اور صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی آوازیں کانوں میں سنائی دیتی تھیں۔ اس وقت ہم کوارٹر صدر انجمن دار الصدر شرقی (بالمقابل فضلِ عمر ہسپتال) میں رہائش پذیر تھے۔

ہمسائیگی کا ایسا تعلق تھا کہ رشتہ داری اس کے سامنے ماند پڑجائے۔ دوسرے کے بچے کو اپنے بچے سے زیادہ محبت دی جاتی تھی۔ مجھے یاد ہے میری والدہ (جن کو علم سے بڑی محبت تھی) محلہ کے ہر اس بچے کو جو پڑھائی میں نالائق ہوتا اس کو لے کر پڑھانے بیٹھ جاتی تھیں۔ ہمارے ساتھ والے گھر میں محترم منور کاٹھگری کی بیگم نصرت خالہ مجھ سے بڑی محبت کرتی تھیں اور جب میں انکے گھر جاتی مجھے کھانا کھلا کر بھیجتی تھیں۔ بعض دفعہ گھر آ کر امی سے بھی ڈانٹ سے تواضع ہوتی کہ کھانا گھر میں کھایا کرو۔ مگر محبت کا ایسا سچا تعلق تھا کہ میں اگلے دن پھر ان کے گھر ہوتی۔

پھر اس محلہ میں محترم سید عبدالحئی شاہ مرحوم ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ اور محترم راجہ محمد یعقوب مرحوم صدر محلہ جیسے فرشتہ صفت بزرگوں کی مجھ پر شفقتیں بھی یاد ہیں۔ یہ میرا بیٹیوں کی طرح خیال رکھتے تھے۔ محترم سید عبدالحئی مرحوم کا ایک 8۔10 سالہ بچی سے شفقت کا سلوک دیکھیں کہ جب کبھی وہ مجھے اسکول سے اکیلا گھر واپس آتا دیکھتے (کسی وجہ سے بہنیں ساتھ نہ ہوتیں) تو مجھے میرے گھر تک چھوڑنے آتے تھے۔

میری والدہ کی وفات کے بعد ہمارے پڑوسی محترمہ نعیمہ حمید (جو ہمارے نصرت گرلز اسکول میں فزکس اور کیمسٹری کی استاد بھی تھیں) اہلیہ محترم حمید اللہ خان نے مجھے بتایا کہ میں تمہاری امی کے احسانات کبھی نہیں اتار سکتی۔ میں اسکول سے جب دوپہر کو واپس آتی تھی تو ان کی طرف سے دیوار پہ گرم گرم کھانے کی ٹرے رکھی ہوتی اور تمہاری امی بڑی محبت سے مجھے کہتی تھیں کہ تم تھکی ہوئی اسکول سے آئی ہو، یہ کھانا کھالو۔

پھر خلافت لائبریری ربوہ کے ہم پر احسانات ہیں۔ میرے والد محترم محمد یوسف سلیم ملک مرحوم کا اس میں دفتر شعبہ زود نویسی کا ہوتا تھا۔ میں اور میری سہیلی ڈاکٹر امۃ الحئی نعیم (جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم ہاسپٹل ASOKORE غانا میں خوب خدمتِ انسانیت بجالا رہی ہیں) اسکول سے چھٹی کے بعد لائبریری کی کوئی کتاب، رسالہ نہ چھوڑتے تھے۔ ساتھ میرے والد صاحب کی برفی، گلاب جامن اور سموسوں کی ٹریٹ ہوتی تھی۔ ہمارا علم بڑھانے میں اس لائبریری کا بہت کردار ہے۔

پھر اس دور میں بزرگوں کا بے انتہا احترام کیا جاتا تھا۔ ہمارے محلہ میں حضرت قاضی عبداللہ مرحوم (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی بیوہ محترمہ رشیدہ بیگم رہتی تھیں جن کو سب خالہ جی کہتے تھے جو بڑی نیک اور بزرگ خاتون تھیں وہ بچوں کو قرآنِ مجید پڑھاتی تھیں۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔ میری امی اور محلہ کی خواتین ان کی بہت تکریم کرتی تھیں۔ میری والدہ انکا بیٹیوں کی طرح خیال رکھتی تھیں اور ہمیں بھی ہدایت تھی کہ خالہ جی کا خیال رکھنا ہے۔ میری والدہ اپنی وفات تک (جو 2011ء میں ہوئی) خالہ جی کا چندہ تحریک جدید (مرحومین) دیتی رہیں۔ میری والدہ کی وفات کے بعد اب ان کا یہ چندہ ہماری فیملی کی طرف سے جاری ہے. الحمد للہ یہ الٰہی جماعت کی برکات ہیں۔

کوارٹرز صدر انجمن کے احاطہ میں ہم سہیلیاں خوب کھیلتی تھیں مگر یہ ہدایت تھی کہ مغرب سے پہلے گھر آنا ہے۔ ربوہ کی ستاروں سے بھری راتیں ابھی تک ذہن میں نقش ہیں۔ ہم رات کو ستارے گنتے گنتے سوجاتے تھے۔ (اب پاکستان میں اپنے اس مشہور ترین شہر میں رات کو ستارے ڈھونڈتے ڈھونڈتے آنکھیں تھک جاتی ہیں مگر مشکل سے 5۔6 ستارے ہی نظر آتے ہیں)

پھر اپنے پیارے نصرت گرلز ہائی اسکول کی بھی بڑی خوبصورت یادیں ہیں۔ صبح صبح اسمبلی میں دعائیں پڑھائی جاتیں۔ پھر قومی ترانہ ہوتا۔ اور سب سے بڑھ کر قابل، ہمدرد اور لائق اساتذہ ہوتی تھیں جن کی انتھک محنت سے میں اور میری سہیلیاں (امۃ الحئی، سعدیہ، ماریہ، ثروت) ان سے فیضیاب ہوئیں۔ اب جب میں اپنے بچوں کی اسکول کی پڑھائیوں کا حال دیکھتی ہوں اور اس ملک میں شعبہ تعلیم کو روبہ زوال دیکھتی ہوں تو اپنی محسن اساتذہ کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں اور یہ شعر ان کے لئے زبان پر آتا ہے

؎ ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کو نہیں نایاب ہیں ہم

اللہ تعالیٰ میری قابلِ احترام اساتذہ جن میں محترمہ مسعودہ عزیز (ہمدرد اور خیال رکھنے والی)، فزکس اور کیمسٹری کی استاد محترمہ نعیمہ حمید (انتہائی ذمہ دار و قابل)، انگلش کی استاد محترمہ صالحہ بشریٰ صاحبہ (خوش لِباس)، اردو کی استاد محترمہ محمودہ اختر (خوش مزاج)، Math کی استاد محترمہ بشریٰ نسرین (انتہائی ڈسپلن والی)، اسلامیات اردو کی استاد محترمہ صادقہ کریم (فرشتہ صفت)، Math کی استاد محترمہ امۃ الحفیظ (انتہائی محنتی)، بیالوجی کی استاد محترمہ بشریٰ اللہ بخش (شفیق)، ہوم اکنامکس کی استاد محترمہ طاہرہ سلطانہ (مسکراتا چہرہ)، انگلش کی استاد محترمہ مسز سیال (منکسر المزاج) اور دیگر تمام اساتذہ کو بہترین جزا دے۔ آمین

آج کل نفسا نفسی و مادیت پرستی کے دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ربوہ کے محبت، اپنائیت، ایثار و قربانی کے رنگ ہر ملک ملک، شہر شہر جہاں جہاں احمدی آباد ہیں (یہ رنگ) ہر سو بکھیر دیں تا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیحِ موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کے احکام کی تعمیل ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور دوسرے نوعِ انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو، آدم زاد ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 130)

اللہ کرے کہ پوری دنیا میں احمدیت کی سچائی، اخلاص و وفا کے رنگ پھیلتے ہی چلے جائیں۔ آمین۔ کیونکہ

’’ربوہ، ربوہ ای اے‘‘

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تقریب آمین

مکرم عبد الستار خان مبلغ سلسلہ ۔کولمبیا یہ اعلان کرواتے ہیں :

خاکسار کے پوتے عزیزم ہود احمد خان (وقف نو)ابن مکرم ہارون احمد خان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار سال کی عمرمیں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے ۔الحمد للہ علی ذالك ۔مورخہ 9 نومبر 2021ء کو سید نا حضرت اقدس خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنے آفس اسلام آباد۔ لندن میں عزیزم ہود سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی ۔

بچے کو قرآن کریم ناظرہ انکی والدہ مکرمہ مونیا ہارون نے پڑھایا ہے ۔عزیزم ہود احمد خان مکرم چوہدری بشارت احمد (کوئٹہ کلاتھ ہاؤس) حال مقیم جرمنی کا نواسہ ہے ۔قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عزیزم ہود احمد خان کو علوم قرآن کو سمجھنے اور اس پرعمل کرنے نیز مقبول خدمت قرآن کرنے کی سعادت عطا فرمائے ۔آمین ۔

(ادارہ الفضل پیارے ہود کے قرآن کریم کو پہلی دفعہ ختم کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے عرفان سے عزیزم ہود کو مالامال کرے۔آمین)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

معمولی کوشش کو بھی اس قدر بڑھا دیتا ہے کہ جو انسانی تصور سے بھی باہر ہے۔ پس اس پیارے خدا کے پیار کی تلاش ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ اور جیسا کہ مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کر کے ہمارے لئے برکات کے راستے کھولے ہیں، جنت کے باغوں کی سیر کے لئے ایک وسیع اور بہترین انتظام فرما دیا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس مجلس اور اس ماحول سے فائدہ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ پس اس رضا کے حصول کے لئے جلسے میں شامل ہونے والے ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے کو کوشش کرنی چاہئے۔ افرادِ جماعت کو یہ مقام حاصل کرنے والا بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں کتنا درد تھا اور آپ کس تڑپ کے ساتھ اس کے لئے دعا کرتے تھے، اس کا اندازہ آپؑ کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔ فرمایا:

’’دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے اُن کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے اُن کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بد بخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔‘‘

(شہادة القرآن،روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس یہ الفاظ آپ کے دلی درد کا ایسا اظہار ہے جو دل کو ہلا دیتا ہے۔ رونگٹے کھڑے کرنے والا ہے، توبہ اور استغفار کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ اور حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کا طلبگار بنانے والا ہے۔حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا ہے۔ پس ان دنوں میں ہم میں سے ہر ایک کو توبہ اور استغفار، دُرود اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمارے ایمانوں کو سلامت رکھے بلکہ ایمان و ایقان اور تقویٰ میں ترقی کرنے والا بناتا چلا جائے۔ ہمارے استغفار خالص استغفار بن جائیں۔ ہماری نمازیں اور عبادتیں حقیقی نمازیں اور عبادتیں بن جائیں۔ ہماری حقوق العباد کی ادائیگی خالصةً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے۔

(خطبہ جمعہ 06جولائی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مبلغ کیلئے ایک اہم بات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

مبلغ کو چاہیئے کہ امراء کو جو لمبا کلام نہیں سُن سکتے ایک چھوٹا سا ٹوٹکا سنائے جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے اور اپنا کام کرے ۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 530 مطبوعہ 2010ء)

مرسلہ : فرخ شبیر لودھی ۔مبلغ سلسلہ لائبیریا

طلوع وغروب آفتاب

29نومبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	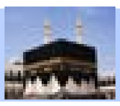	05:20	17:37
مدینہ منورہ	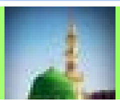	05:25	17:33
قادیان	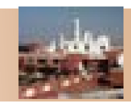	05:43	17:24
ربوہ		05:23	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:13	16:00